شیڈولڈ کاشٹ کے تعلق سے مذہبی بندھن آئینی ھے یا غیر آئینی ؟

ایڈوکیٹ انصار احمد تمبولی ممبئی

9765363902

اکثر و بیشتر پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے ملک کے بڑے بڑے سیاستداں، مسلمانوں کو شیڈولٹ کاشٹ کی سہولیات سے محرومی کیلئے آئین ہند کے آرٹیکل 341 میں ترمیم کرنے کی بات کرتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو آئین ہند کی آرٹیکل 341 میں دو ہی باتوں کا ذکر ہے وہ یہ کہ شیڈولڈ کاشٹ کے تعلق سے کسی بھی قسم کا حکمنامہ جاری کرنے کا حق یا تو صدر ہند کو ہے یا پارلمینٹ کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی ذات کو شیڈولڈ کاشٹ کی فہرست سے خارج کرسکتی ہے یا کسی ذات کا اندراج کرسکتی ہے۔ متذکرہ آرٹیکل کو پڑھنے کے بعد شیڈولڈ کاشٹ کے تعلق سے مذہب کا ذکر کہیں بھی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ آئین ہند کے آرٹیکل (24)366 میں شیڈولڈ کاشٹ کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں بھی مذہب کا کہیں پر بھی نام ونشان نہیں ہے۔

حقیقت در اصل یہ ہے کہ آرٹیکل (1)341 کے تحت The Constitution (Scheduled Castes) Order 1950 میں صدر ہند نے آرٹیکل 341 میں دیئے گئے اختیارات کے تحت اس آرڈر کے سیکشن ۳ میں پہلے یہ شرط رکھی تھی کہ ہندو مذہب کے علاوہ دیگر مذاہب کی برادریوں کو شیڈولڈ کاشٹ کا ممبر قرار نہیں دیا جائیگا۔ بعد ازیں متذکرہ آرڈر میں ہندو مذہب کے ساتھ سکھ مذہب کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے۔ بابا صاحب امبیڈکر کی قیادت میں 1956 میں ہندو دلت بھائیوں نے نو بدھ مذہب اختیار کیا جس کی وجہ سے 1956 کے بعد انھیں بھی شیڈولڈ کاشٹ کی سہولیات سے محروم ہونا پڑا کیونکہ ان کا شمار ہندو یا سکھ مذہب میں نہیں ہوتا تھا۔ 1990 میں شری رام ولاس پاسوان نے راجیہ سبھا میں Bill No. V of 1990 پیش کیا جس میں انھوں نے نو بدھ کو شیڈولڈ کاشٹ کی سہولیات ملنے کے تعلق سے راجیہ سبھا کے سامنے اس بات کو رکھا کہ ہندو مذہب سے نو بدھ مذہب میں تبدیلی سے ان کی سماجی اور معاشی حالت میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے نو بدھ کو شیڈولڈ کاشٹ کی تمام تر سہولیات میسّر ہونا چاہئے لہٰذا The Constitution (Scheduled Castes) Orders (Amendment) Act, 1990 (Act No. 15 of 1990) کے ذریعے نو بدھ کو بھی شیڈولڈ کاشٹ کی سہولیات ملنا شروع ہوگئی۔

افسوس یہ ہے کہ جس طرح شیڈولڈ کاشٹ سے تعلق رکھنے والے بدھ دلت بھائیوں کے سماجی اور معاشی درجہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اسی طرح مسلم شیڈولڈ کاشٹ برادری کے سماجی اور معاشی درجہ میں رتی برابر بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی۔ لیکن افسوس کہ جناب رام ولاس پاسوان جیسا ایک بھی مسلم ممبر پارلمینٹ ایسا نہیں ہوگزرا جس نے اس طرح کا بل پارلمینٹ میں رکھوایا ہو۔ آئین ہند کے آرٹیکل 14,15,16 اور 25 کے آئینے میں مذہب کی بنیاد پر کسی بھی قسم کی سہولت دینا یا کسی کو مذہب کی بنیاد پر سہولت سے محروم رکھنا یہ آئینی اعتبار سے ہی مطلق جائز نہیں ہے۔

فاضل سپریم کورٹ میں Writ Petition (Civil) No. 180 of 204 کے تحت ایک پٹیشن داخل ہے جس میں Central Public Interest Litigation & Anr. کے علاوہ اکھل مہاراشٹرا مسلم کھاٹک سماج پٹیشنر ہیں۔ مورخہ ۲۱ جنوری ۲۰۱۱ کو فاضل سپریم کورٹ نے خصوصی طور سے اس موضوع کو زیر بحث رکھا ہے یا یوں کہیے کہ بطور Ratio Decidendi, Article 14,15,16 اور 25 کے مدنظر The Constitution (Scheduled Castes) Order 1950 کی شق تین آئینی ہے یا غیر آئینی۔ جس نہج سے فاضل سپریم کورٹ نے متذکرہ رٹ پٹیشن کے تعلق سے بطور Ratio Decidendi جن تین نکات کا رکھا ہے اس کے مدنظر یہ بات یقینی ہے کہ انشااللہ فاضل سپریم کورٹ اکھل مہاراشٹر مسلم کھاٹک سماج وغیرہ کے حق میں ہی فیصلہ دے گی۔ یہ قانونی جیت صرف مہاراشٹر یا ہندوستان کی مسلم کھاٹک سماج کی نہیں یا ان دیگر مسلم شیڈولڈ کاشٹ برادری کی نہیں بلکہ یہ جیت ملک ہند کے تمام تر مسلمانوں کی جیت ہوگی۔ اگر ہم آئین ہند کے آرٹیکل 330 سے 341 کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ شیڈولڈ کاشٹ کیلئے پارلمینٹ میں نشستیں مختص ہیں۔ 543 لوک سبھا نشستوں میں سے 84 نشستیں شیڈولڈ کاشٹ کیلئے مختص ہیں۔ آج ہندوستان کے مسلمان بنیادی طور سے ہی ان 84 نشستوں سے اپنا حق گنواں بیٹھے ہیں۔ The Constitution (Scheduled Castes) Order 1950 جو کہ آئین ہند کے آرٹیکل (1)341 پر مبنی ہے اس میں سے اگر مذہب کا بندھن ہٹ جاتا ہے تو شیڈولڈ کاشٹ کیلئے مختص 84 سیٹوں میں سے خاصی تعداد میں مسلم شیڈولڈ کاشٹ برادری کو نمائندگی ملنا ہی ہے۔ اسی طرح ملک کی تمام تر ریاستوں کی لجسلیٹیو اسمبلی کے تقریباً 3693 نشستوں میں سے 509 نشستیں شیڈولڈ کاشٹ کیلئے مختص ہونے کی بنا پر آج ہم ان 509 سیٹوں سے یکسر محروم ہیں۔ اگر یہ قانونی لڑائی ہم جیتتے ہیں تو یقیناً ملک کی تمام تر ریاستوں کی 509 نشستوں میں سے بڑی تعداد میں مسلم شیڈولڈ کاشٹ کو نمائندگی ملنا ہی ہے۔ اسی طرح میونسپل کارپوریشن، میونسپل کونسل، ضلع پریشد، گرام پنچایت وغیرہ وغیرہ میں بھی جتنی شیڈولڈ کاشٹ کیلئے سیٹیں مختص ہیں ان میں سے بھی بڑی تعداد میں سیٹوں پر

مسلمانوں کی نمائندگی ہوسکتی ہے۔آرٹیکل 335 کے پیش نظر سیول سروس اور پوسٹ کے تعلق سے بھی شیڈولڈ کاشٹ کیلئے نشستیں مختص رکھی گئی ہیں۔لہٰذا اگر یہ قانونی لڑائی ہم جیت جاتے ہیں تو سیول سروس وغیرہ میں بھی ہمارے نمائندوں کو بڑی تعداد میں دیکھا جاسکے گا۔کسی بھی برادری کی ترقی کیلئے دو قوتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں ایک Political Empowerment اور دوسرا Administrative Empowerment ۔شیڈولڈ کاشٹ آرڈر سے اگر مذہب کا بندھن نکل جاتا ہے تو ہماری نمائندگی دونوں طاقتوں میں ہوجائیں گی اور یقیناً آج جو ہمارے حالات ہیں اس میں سدھار آجائیگا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی پسمائندگی کا ایک پہلو یہ ہیکہ دنیاوی اعتبار سے ہمارا کوئی پرسان حال نہیں اور دوسرا یہ ہیکہ قانونی اعتبار سے عام کیا اور خاص کیا سب میں عدم بیداری ہے۔آئین ہند میں ترمیم ہو یا قوانین اور رول کے ڈرافٹ جب جب حکومت کی طرف سے مشورہ اور اعتراضات کے تعلق سے شائع کئے جاتے ہیں۔اس وقت ہم بالکل خاموش اور انجان بنے رہتے ہیں وجہ صرف ہماری قانونی عدم بیداری ہے۔اب ضروری ہوگیا ہیکہ بڑی حد تک جس طرح ہندوستان کے چپے چپے میں الحمدللہ مدارس اور کے جی سے لیکر پی جی تک مسلمانوں نے تعلیم کا انتظام کررکھا ہے۔اب اشد ضروری ہیکہ ہر ریاست میں مسلمانوں کا ایک دفتر ہو جن میں چند قانونی ایکسپرٹ (ضروری نہیں کہ وہ وکیل ہو) اور دیگر عملہ پر مشتمل ایک دفتر ہو جو اقلیت کے تعلق سے جڑے تمام تر قوانین نیز سرکاری احکامات پر باریک بینی سے نظر رکھیں تاکہ ہم الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا، سیاسی اثر ورسوخ اور ضرورت پڑنے پر قانونی لڑائی لڑ سکے۔ضلعی سطح پر بھی اسی قسم کا ایک دفتر ہو جو قانون حقِ معلومات کے تحت وزیر اعظم ۱۵ نکاتی پروگرام برائے اقلیت اور دیگر ریاستی اور مرکزی حکومت کی جانب سے اقلیت کیلئے جو مالی اعانت دی گئی ہیں ان پر عمل درآمدگی صحیح طریقے سے ہورہی ہے یا نہیں اس کی رپورٹ لیتے رہیں اور دستیاب رپورٹ ریاستی سطح کے دفتر کو مہیا کرتے رہیں۔یہ ایک ٹھوس کام ہوگا بجائے اس کے کہ دھرنے، آندولن، احتجاج، وفد اور تعصب کا واویلہ مچا کر روتے پیٹتے رہیں۔تبھی ہم ہمارے آباواجداد کی وراثت نہ صرف قائم رکھ سکیں گے بلکہ ان کے خوابوں کی تکمیل بھی کرسکیں گے۔یہ اب ضروری ہے اور بہت ضروری کیونکہ اب تو یہ حالات ہیکہ

سورج جنھیں میری چوکھٹ سے ملا کرتا تھا
وہ دیتے ہیں اب خیرات میں اجالے مجھکو

www.mwodhule.com